ماڈیول ۲۳

وضو کے نواقض

نواقض وضو سے مراد وہ امور ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز کے لیے دوبارہ وضو کرنا واجب ہوتا ہے۔ علماء کرام نے وضو کے نواقض کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ یہاں ہر ناقض وضو کے بارے میں تفصیلی دلائل پیش کیے گئے ہیں:

1. قضاء حاجت (بول اور براز)

وضو کے نواقض میں سب سے پہلا اور معروف ناقض، قضائے حاجت ہے۔ یعنی پیشاب یا پاخانہ کے راستے سے نجاست خارج ہونا وضو کو توڑ دیتا ہے۔

دلیل: اللہ تعالیٰ نے وضو کے احکام بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ"

یعنی اگر تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو وضو کرے۔ (سورۃ المائدہ: آیت 6)

دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ"

یعنی اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہ کر لے۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 135)

دلیل: امام ابن المنذر اور امام نووی نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کے ذریعے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

2. ہوا خارج ہونا

ہوا کا خارج ہونا (خروج الریح) ان نواقض وضو میں سے ہے جن پر امت کا تقریباً اجماع ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

دلیل: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جائے، جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ہوا کے خارج ہونے کو ناقض وضو قرار دیا ہے اور وضو کے بغیر نماز کو قبول نہ ہونے کی بات کی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہوا کا خارج ہونا وضو کو توڑ دیتا ہے، اور نماز سے پہلے وضو دوبارہ کرنا لازم ہے۔

دلیل: نبی کریم ﷺ نے اس بات کی مزید وضاحت کی کہ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران شک ہو کہ اس کا وضو ٹوٹا ہے یا نہیں، تو اس وقت تک نماز کو جاری رکھے جب تک کہ اسے واضح طور پر کوئی علامت محسوس نہ ہو، یعنی یا تو آواز سنے یا بو محسوس کرے۔

دلیل: صحیح مسلم میں حضرت عبادہ بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ اسے محسوس ہوتا ہے کہ نماز کے دوران اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وہ (نماز سے) نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو محسوس نہ کرے۔" اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹتا جب تک کہ ہوا کے خارج ہونے کی واضح علامت موجود نہ ہو۔

3. غسل واجب کرنے والی چیزیں

جن امور سے غسل واجب ہو جاتا ہے، ان سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے:

- احتلام کا ہونا
- ازدواجی تعلقات
- حیض اور نفاس کا خون

دلیل: اس کی دلیل یہ ہے کہ جس چیز سے غسل واجب ہو جائے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

4. مضی اور وضی کا خارج ہونا

وضو کو توڑنے والے نواقض میں مضی اور وضی کا خارج ہونا بھی شامل ہے۔ مضی وہ لیس دار مادہ ہے جو ازدواجی تعلقات سے پہلے خارج ہوتا ہے، اور وضی وہ پانی ہے جو پیشاب کے بعد خارج ہوتا ہے۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا کہ مضی کے خارج ہونے پر استنجا اور وضو کر لیا کرو۔

5. نادر اشیاء کا خارج ہونا

نادر چیزوں جیسے خون، پیپ، پتھر یا کیڑا وغیرہ کا بول یا براز کے راستے سے خارج ہونا بھی وضو کو توڑ دیتا ہے۔

پہلی قول: نادر اشیاء کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

فقہ حنفیہ، فقہ شافعیہ اور فقہ حنبلیہ کے نزدیک نادر اشیاء کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ان فقہاء کا موقف یہ ہے کہ چونکہ یہ چیزیں قضائے حاجت کے راستے سے خارج ہوتی ہیں، اس لیے ان کا حکم بھی نجاست کے خروج جیسا ہے، اور ان سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

دلیل: کل ما خارج من السبیلین فھو ناقض وضو

فقہاء کی اس رائے کی دلیل یہ اصول ہے کہ ہر وہ چیز جو قضائے حاجت کے راستے سے خارج ہو، چاہے وہ معمول کی نجاست ہو یا کوئی نادر چیز، وضو کو توڑ دیتی ہے۔ اس اصول کے مطابق مخرج (جگہ) کا اعتبار کیا گیا ہے کہ جو چیز پیشاب یا پاخانے کے راستے سے نکلتی ہے، وہ ناقض وضو ہوتی ہے۔

دوسری قول: نادر اشیاء کے خارج ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

فقہ مالکیہ کے نزدیک نادر اشیاء، جیسے خون، پیپ، پتھر یا کیڑا وغیرہ کے خارج ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ ان کے نزدیک وضو کے ٹوٹنے کے لیے نجاست کا خارج ہونا شرط ہے۔ ان فقہاء کا موقف یہ ہے کہ نادر چیزیں عام طور پر نجس نہیں ہوتیں، اس لیے ان سے وضو ٹوٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔

دلیل: خروج نجاست کا اصول

مالکیہ کے نزدیک صرف ان چیزوں کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹتا ہے جو نجس ہوں، جیسے پیشاب اور پاخانہ۔ ان کے مطابق، اگر کوئی نادر چیز جیسے پتھر یا کیڑا خارج ہو تو وہ نجاست میں شامل نہیں ہے، اس لیے اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

راجح قول

فقہاء کی اکثریت، جیسے فقہ حنفیہ، شافعیہ، اور حنبلیہ کا قول راجح مانا جاتا ہے کہ نادر اشیاء کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ شریعت میں مخرج کا اعتبار کیا گیا ہے، اور جو چیزیں پیشاب یا پاخانے کے راستے سے نکلیں گی، ان سے وضو ٹوٹ جائے گا، چاہے وہ نجاست نہ بھی ہوں۔

6. نیند

اسلامی فقہ میں نیند کو ان عوامل میں شمار کیا گیا ہے جو وضو کو توڑ سکتے ہیں، مگر اس سلسلے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ نیند کی کون سی حالتیں وضو کو توڑتی ہیں اور کون سی حالتیں وضو کو برقرار رکھتی ہیں۔ نیند کے ناقض وضو ہونے کا مسئلہ اس بات پر منحصر ہے کہ نیند کے دوران انسان کا جسم اپنی حالت میں کس حد تک برقرار رہتا ہے اور اس میں تبدیلیاں کہاں آتی ہیں۔

نیند کے ناقض وضو ہونے کے متعلق فقہاء کے اقوال

نیند کی مختلف حالتوں کے پیش نظر اس کے وضو پر اثرات کے بارے میں فقہاء کے چھ مشہور اقوال ہیں:

پہلا قول: مطلقاً نیند ناقض وضو نہیں ہے

کچھ فقہاء جیسے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور تابعی سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے مطابق، نیند کسی بھی حالت میں وضو کو نہیں توڑتی، چاہے انسان کسی بھی حالت میں سو جائے۔ ان کے نزدیک، نیند بذات خود وضو کو نہیں توڑتی بلکہ یہ گمان کی ایک کیفیت ہے۔

دوسرا قول: مطلقاً نیند ناقض وضو ہے

بعض فقہاء جیسے امام حسن بصری، امام اسحاق بن راہویہ اور امام مزنی (شاگردِ امام شافعی) رحمہم اللہ کا قول ہے کہ نیند ہمیشہ وضو کو توڑ دیتی ہے، چاہے انسان کسی بھی حالت میں ہو۔ ان کے نزدیک، نیند ایک ایسی کیفیت ہے جو انسان کی جسمانی کنٹرول کو کمزور کر دیتی ہے، اس لیے نیند کی حالت میں وضو دوبارہ کرنا لازم ہے۔

تیسرا قول: زیادہ گہری نیند ناقض وضو ہے، ہلکی نیند ناقض وضو نہیں ہے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک، اگر نیند گہری ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، لیکن اگر نیند ہلکی ہو تو وضو برقرار رہے گا۔ گہری نیند وہ ہوتی ہے جس میں انسان کو اپنے جسم کی حرکات و سکنات کا احساس نہیں رہتا۔

چوتھا قول: لیٹ کر سونا ناقض وضو ہے، بیٹھ کر سونا ناقض وضو نہیں ہے

فقہ حنفیہ کے نزدیک، اگر انسان لیٹ کر سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، چاہے نیند گہری ہو یا ہلکی۔ البتہ اگر انسان بیٹھے ہوئے حالت میں سو جائے تو اس کا وضو برقرار رہے گا، کیونکہ اس میں جسم اپنی حالت کو زیادہ بہتر طریقے سے قابو میں رکھ سکتا ہے۔

پانچواں قول: پشت زمین پر رکھ کر بیٹھنے کی حالت میں نیند ناقض وضو نہیں

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر انسان کی پشت زمین پر ہو، اور وہ بیٹھا ہوا ہو اور اسی حالت میں سو جائے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن اگر انسان ٹیک لگا لے یا لیٹ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ ایسی حالت میں جسم اپنی گرفت کھو سکتا ہے اور بے قابو ہو جاتا ہے۔

چھٹا قول: نماز کے دوران نیند ناقض وضو نہیں ہے

کچھ فقہاء کے مطابق، اگر انسان نماز میں حالت رکوع، قیام، یا سجدہ میں سو جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ نماز کی حالت میں جسم کچھ نہ کچھ قابو میں ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک، یہ حالت ایسی ہے کہ اس میں وضو ٹوٹنے کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

راجح قول

جمہور علماء اور محققین کی رائے یہ ہے کہ نیند کی حالت میں وضو ٹوٹنے کا انحصار نیند کی گہرائی پر ہے۔ اگر نیند اتنی گہری ہو کہ انسان کو اپنے جسم کی حرکات و سکنات کا احساس نہ رہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر نیند ہلکی ہو، جیسے کہ بیٹھے بیٹھے یا کسی اور ایسے انداز میں کہ جسم اپنی حالت میں قابو میں ہو، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

7. اونٹ کا گوشت کھانا

اسلامی فقہ میں "اونٹ کا گوشت کھانے" سے وضو کے ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے مسئلے پر فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

پہلا قول: اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

جمہور علماء جیسے فقہ حنفیہ، فقہ مالکیہ، اور فقہ شافعیہ کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ان کے نزدیک اس کا حکم دیگر گوشت کھانے کی طرح ہے، جیسے بکرے، گائے یا مرغی کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اسی طرح اونٹ کے گوشت سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔

دلیل: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابتدا میں آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے کے بعد وضو کیا کرتے تھے، لیکن بعد میں آپ ﷺ نے وضو کرنا چھوڑ دیا اور فرمایا کہ آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

"آخری معاملہ یہ تھا کہ نبی کریم ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیزوں سے وضو کرنا چھوڑ دیا۔" (سنن ابوداؤد)

اس حدیث سے جمہور علماء استدلال کرتے ہیں کہ اگر آگ پر پکی ہوئی کوئی بھی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، تو اونٹ کا گوشت کھانے سے بھی وضو نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"وضو ان چیزوں کے خارج ہونے سے ہوتا ہے جو جسم سے خارج ہوتی ہیں، نہ کہ ان چیزوں کے داخل ہونے سے۔" (مصنف عبد الرزاق)

ان کے نزدیک وضو کا تعلق خارج ہونے والی چیزوں سے ہے، جیسے پیشاب اور پاخانہ وغیرہ۔ جو چیزیں کھائی یا پی جاتی ہیں، ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ لہٰذا، ان کے مطابق اونٹ کا گوشت کھانے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔

دلیل: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا اور وضو کیے بغیر نماز پڑھائی۔ یہ روایت بھی وضو کے نہ ٹوٹنے کی دلیل ہے، تاہم یہ روایت بعض محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

دوسرا قول: اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

فقہ حنابلہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے ایک قول کے مطابق، اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ اونٹ کے گوشت کے لیے شریعت میں ایک خاص حکم ہے، اور اس کو دیگر گوشتوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

دلیل: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: "کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر تم چاہو تو وضو کرو، اور اگر نہ چاہو تو نہ کرو۔" پھر اس شخص نے پوچھا: "کیا ہم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہاں، اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرو۔"

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ کے گوشت کو دوسرے گوشتوں سے الگ کرکے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ فقہاء حنابلہ اس حدیث کو اونٹ کے گوشت کے وضو کو ناقض ہونے کی واضح دلیل مانتے ہیں۔

دلیل: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ کے گوشت کے متعلق فرمایا:

"اونٹ کے گوشت سے وضو کرو۔"

اس حدیث میں بھی اونٹ کے گوشت کو مخصوص طور پر وضو کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اونٹ کے گوشت کے اثرات دیگر گوشتوں سے مختلف ہیں۔

جمہور علماء کا جواب

جمہور علماء، جو اونٹ کا گوشت کھانے کو ناقض وضو نہیں مانتے، ان احادیث کے جواب میں کہتے ہیں کہ:

1. **لغوی وضو کا امکان**

بعض علماء کے نزدیک "وضو" سے مراد اس جگہ ہاتھ دھونا یا کلی کرنا ہے، اور یہاں شرعی وضو مراد نہیں۔ اس لیے، اونٹ کے گوشت کے بعد کلی کرنا یا ہاتھ دھونا مراد لیا جا سکتا ہے، وضو کو نہیں۔

2. **حدیث کا ناسخ اور منسوخ ہونا**

جمہور علماء کہتے ہیں کہ ابتدا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم تھا، لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیزوں سے وضو کرنا چھوڑ دیا، جس میں اونٹ کا گوشت بھی شامل ہے۔ ان کے نزدیک یہ بعد کی روایات ہیں اور پہلے احکام کو منسوخ سمجھا جاتا ہے۔

راجح قول

راجح قول کے مطابق، فقہ حنبلیہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول راجح مانا جاتا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت کے بارے میں خاص طور پر احادیث میں وضو کرنے کا حکم آیا ہے،اور نبی کریم ﷺ نے اس گوشت کو دیگر گوشتوں سے مختلف قرار دیا ہے۔

Wudhu ke Nawaaqiz

Nawaqiz-e-Wudhu se muraad woh umoor hain jin se Wudhu toot jata hai aur namaz ke liye dobara Wudhu karna waajib hota hai. Ulama-e-kiram ne Wudhu ke nawaqiz ko mukhtalif aqsam mein taqseem kiya hai. Yahan har naaqiz-e-Wudhu ke bare mein tafseeli dalaail pesh kiye gaye hain:

1. Qaza-e-Haajat (Bol aur Baraaz)

Wudhu ke nawaqiz mein sab se pehla aur ma'roof naaqiz, qaza-e-haajat hai. Yani peshab ya paikhana ke raste se nijaasat khaarij hona Wudhu ko tod deta hai.

Daleel: Allah Ta'ala ne Wudhu ke ahkaam bayan karte hue farmaya: "اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ" Yani agar tum mein se koi qaza-e-haajat ke liye jaye to Wudhu kare. (Surah Al-Ma'idah: Ayat 6)

Daleel: Hazrat Abu Huraira رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: " لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّا" Yani Allah Ta'ala tum mein se kisi ki namaz qabool nahi karta jab tak wo Wudhu na kar le. (Sahih Bukhari: Hadees Number 135)

Daleel: Imam Ibn-ul-Mundhir aur Imam Nawawi ne is baat par ijma naql kiya hai ke peshab aur paikhana ke zariye se Wudhu toot jata hai.

2. Hawa Khaarij Hona

Hawa ka khaarij hona (khurooj-e-reeh) un nawaqiz-e-Wudhu mein se hai jin par ummat ka qareeban ijma hai ke is se Wudhu toot jata hai.

Daleel: Sahih Bukhari aur Sahih Muslim mein Hazrat Abu Huraira رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: Allah Ta'ala tum mein se kisi ki namaz qabool nahi karta jab wo be-Wudhu ho jaye, jab tak ke wo Wudhu na kar le.

Is hadees mein Nabi Kareem ﷺ ne hawa ke khaarij hone ko naaqiz-e-Wudhu qarar diya hai aur Wudhu ke baghair namaz ko qabool na hone ki baat ki hai. Is se waazeh hota hai ke hawa ka khaarij hona Wudhu ko tod deta hai, aur namaz se pehle Wudhu dobara karna laazim hai.

Daleel: Nabi Kareem ﷺ ne is baat ki mazeed wazahat ki ke agar kisi shakhs ko namaz ke doran shak ho ke us ka Wudhu toota hai ya nahi, to us waqt tak namaz ko jari rakhe jab tak ke usay waazeh tor par koi alamat mehsoos na ho, yani ya to awaaz sune ya boo mehsoos kare.

Daleel: Sahih Muslim mein Hazrat Ubaada bin Tameem رضی اللہ عنہ apne chacha se riwayat karte hain ke ek shakhs ne Nabi Kareem ﷺ se shikayat ki ke usay mehsoos hota hai ke namaz ke doran us

ka Wudhu toot gaya hai. Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Wo (namaz se) na nikle jab tak ke awaaz na sune ya boo mehsoos na kare."

Is hadees se saabit hota hai ke Wudhu is waqt tak nahi tootta jab tak ke hawa ke khaarij hone ki waazeh alamat mojood na ho.

3. Ghusal Waajib Karne Wali Cheezen

Jin umoor se ghusal waajib ho jata hai, un se Wudhu bhi toot jata hai. Jaise:

- Ihtilaam ka hona
- Aazdawaji taluqaat
- Haiz aur nifaas ka khoon

Daleel: Is ki daleel yeh hai ke jis cheez se ghusal waajib ho jaye, us se Wudhu bhi toot jata hai.

4. Mazi aur Wazi ka Khaarij Hona

Wudhu ko todne wale nawaqiz mein mazi aur wazi ka khaarij hona bhi shaamil hai. Mazi woh lais daar madah hai jo aazdawaji taluqaat se pehle khaarij hota hai, aur wazi woh pani hai jo peshab ke baad khaarij hota hai.

Daleel: Hazrat Ali رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne unhein farmaya ke mazi ke khaarij hone par istinja aur Wudhu kar liya karo.

5. Naadir Ashya ka Khaarij Hona

Naadir cheezen jaise khoon, peep, pathar ya keera waghera ka bol ya baraaz ke raste se khaarij hona bhi Wudhu ko tod deta hai.

Pehli Qaul: Naadir ashya ke khaarij hone se Wudhu toot jata hai

Fiqah Hanafiyah, fiqah Shafiyah aur fiqah Hanbaliyah ke nazdeek naadir ashya ke khaarij hone se Wudhu toot jata hai. In fuqaha ka moqif yeh hai ke chunanche yeh cheezen qaza-e-haajat ke raste se khaarij hoti hain, is liye in ka hukm bhi nijaasat ke khurooj jaisa hai, aur in se Wudhu toot jaye ga.

Daleel: كل ما خارج من السبيلين فهو ناقض وضو Fuqaha ki is raye ki daleel yeh usool hai ke har woh cheez jo qaza-e-haajat ke raste se khaarij ho, chahe woh mamool ki nijaasat ho ya koi naadir cheez, Wudhu ko tod deti hai. Is usool ke mutabiq makhraj (jagah) ka aitibar kiya gaya hai ke jo cheez peshab ya paikhane ke raste se nikalti hai, woh naaqiz-e-Wudhu hoti hai.

Doosri Qaul: Naadir ashya ke khaarij hone se Wudhu nahi toot-ta

Fiqah Malikiyah ke nazdeek naadir ashya, jaise khoon, peep, pathar ya keera waghera ke khaarij hone se Wudhu nahi toot-ta, kyunke in ke nazdeek Wudhu ke tootne ke liye nijaasat ka khaarij hona shart hai.

Daleel: Khurooj-e-nijaasat ka usool Malikiyah ke nazdeek sirf un cheezon ke khaarij hone se Wudhu toot-ta hai jo najis hon, jaise peshab aur paikhana. In ke mutabiq, agar koi naadir cheez jaise pathar ya keera khaarij ho to woh nijaasat mein shaamil nahi hai, is liye us se Wudhu nahi toote ga.

Raajih Qoul: Fuqaha ki aksariyat, jaise fiqah Hanafiyah, Shafiyah, aur Hanbaliyah ka qoul raajih mana jata hai ke naadir ashya ke khaarij hone se Wudhu toot jata hai. Is ka sabab yeh hai ke shari'at mein makhraj ka aitibar kiya gaya hai, aur jo cheezen peshab ya paikhane ke raste se niklein gi, un se Wudhu toot jaye ga, chahe woh nijaasat na bhi hon.

6. Neend

Islami fiqh mein neend ko un amoor mein shamil kiya gaya hai jo Wudhu ko tod sakte hain, magar is silsile mein fuqaha ke darmiyan ikhtilaf paaya jata hai ke neend ki kaun si halatein Wudhu ko todti hain aur kaun si halatein Wudhu ko barqarar rakhti hain. Neend ke naaqiz-e-Wudhu hone ka mas'ala is baat par munhasir hai ke neend ke doran insaan ka jism apni halat mein kis had tak barqarar rehta hai aur is mein tabdiliyaan kahan aati hain.

Neend ke Naqiz-e-Wudhu Hone ke Mutaliq Fuqaha ke Aqwaal

Neend ki mukhtalif halaton ke peesh-e-nazar is ke Wudhu par asraat ke baare mein fuqaha ke chhe mashhoor aqwaal hain:

Pehla Qoul: Mutlaqan Neend Naqiz-e-Wudhu Nahi Hai
Kuch fuqaha, jaise Hazrat Abu Musa Ash'ari رضي الله عنه aur tabi'i Saeed bin Musayyib رحمه الله ke mutabiq, neend kisi bhi halat mein Wudhu ko nahi todti, chahe insaan kisi bhi halat mein so jaye. Un ke nazdeek, neend bazat-e-khud Wudhu ko nahi todti balke yeh gumaan ki ek kefiyat hai.

Doosra Qoul: Mutlaqan Neend Naqiz-e-Wudhu Hai
Baaz fuqaha, jaise Imam Hasan Basri, Imam Ishaq bin Rahwayah aur Imam Muzni (shagird-e-Imam Shafi'i) رحمهم الله ka qoul hai ke neend hamesha Wudhu ko tod deti hai, chahe insaan kisi bhi halat mein ho. Un ke nazdeek, neend ek aisi kefiyat hai jo insaan ke jismani control ko kamzor kar deti hai, is liye neend ki halat mein Wudhu dobara karna laazim hai.

Teesra Qoul: Zyada Gehri Neend Naqiz-e-Wudhu Hai, Halki Neend Naqiz-e-Wudhu Nahi Hai
Imam Ahmed bin Hanbal رحمه الله aur Imam Malik رحمه الله ke nazdeek, agar neend gehri ho to

Wudhu toot jaye ga, lekin agar neend halki ho to Wudhu barqarar rahe ga. Gehri neend woh hoti hai jis mein insaan ko apne jism ki harkaat o sakanat ka ehsaas nahi rehta.

Chautha Qoul: Let Kar Sona Naqiz-e-Wudhu Hai, Baith Kar Sona Naqiz-e-Wudhu Nahi Hai

Fiqh Hanafiyah ke nazdeek, agar insaan let kar so jaye to Wudhu toot jaye ga, chahe neend gehri ho ya halki. Albata agar insaan baithe hue halat mein so jaye to us ka Wudhu barqarar rahe ga, kyun ke is mein jism apni halat ko zyada behtar tareeqe se qabo mein rakh sakta hai.

Paanchwa Qoul: Pusht Zameen Par Rakh Kar Baithne Ki Halat Mein Neend Naqiz-e-Wudhu Nahi

Imam Shafi'i رحمه الله ka qoul hai ke agar insaan ki pusht zameen par ho, aur woh baitha hua ho aur isi halat mein so jaye, to is se Wudhu nahi toot-ta. Lekin agar insaan tek laga le ya let jaye to Wudhu toot jaye ga, kyun ke aisi halat mein jism apni girift kho sakta hai aur beqabo ho jata hai.

Chhata Qoul: Namaz Ke Doran Neend Naqiz-e-Wudhu Nahi Hai

Kuch fuqaha ke mutabiq, agar insaan namaz mein halat-e-ruku, qayam ya sajda mein so jaye to is se Wudhu nahi toot-ta, kyun ke namaz ki halat mein jism kuch na kuch qabo mein hota hai. Un ke nazdeek, yeh halat aisi hai ke is mein Wudhu tootne ka khatra kam hota hai.

Raajih Qoul

Jumhoor ulama aur muhaqqiqeen ki raaye yeh hai ke neend ki halat mein Wudhu tootne ka inhisaar neend ki gehraai par hai. Agar neend itni gehri ho ke insaan ko apne jism ki harkaat o sakanat ka ehsaas na rahe to is se Wudhu toot jaye ga. Aur agar neend halki ho, jaise ke baithe baithe ya kisi aur aise andaaz mein ke jism apni halat mein qabo mein ho, to is se Wudhu nahi toot-ta.

7. Oont Ka Gosht Khana

Islami fiqh mein "oont ka gosht khane" se Wudhu ke tootne ya na tootne ke mas'ale par fuqaha ke darmiyan ikhtilaf paaya jata hai.

Pehla Qoul: Oont Ka Gosht Khane Se Wudhu Nahi Toot-ta

Jumhoor ulama, jaise fiqh Hanafiyah, fiqh Malikiyah aur fiqh Shafi'iyah ke nazdeek oont ka gosht khane se Wudhu nahi toot-ta. Un ke nazdeek is ka hukm doosre gosht khane ki tarah hai, jaise bakre, gaaye ya murghi ka gosht khane se Wudhu nahi toot-ta, isi tarah oont ke gosht se bhi Wudhu nahi toot-ta.

Daleel: Hazrat Jabir رضي الله عنه se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne ibtida mein aag par paki hui cheezen khane ke baad Wudhu kiya karte thay, lekin baad mein aap ﷺ ne Wudhu karna chhod diya aur farmaya ke aag par paki hui cheezen khane se Wudhu nahi toot-ta.
"Akhaari maamla yeh tha ke Nabi Kareem ﷺ ne aag par paki hui cheezon se Wudhu karna chhod diya." (Sunan Abu Dawood)

Is hadees se jumhoor ulama istedlal karte hain ke agar aag par paki hui koi bhi cheez khane se Wudhu nahi toot-ta, to oont ka gosht khane se bhi Wudhu nahi tootna chahiye.

Daleel: Hazrat Ibn Abbas رضي الله عنه ka Qoul
Hazrat Ibn Abbas رضي الله عنه farmate hain:
"Wudhu un cheezon ke khaarij hone se hota hai jo jism se khaarij hoti hain, na ke un cheezon ke daakhil hone se." (Musannaf Abdul Razzaq)

Un ke nazdeek Wudhu ka ta'luq khaarij hone wali cheezon se hai, jaise peshab aur paikhana waghera. Jo cheezen khai ya pee jati hain, un se Wudhu nahi toot-ta. Lihaza, un ke mutabiq oont ka gosht khane se bhi Wudhu nahi toot-ta.

Daleel: Hazrat Umar رضي الله عنه ne oont ka gosht khaya aur Wudhu kiye baghair namaz parhai. Yeh riwayat bhi Wudhu ke na tootne ki daleel hai, taham yeh riwayat baaz muhaddiseen ke nazdeek zaeef hai.

Doosra Qoul: Fiqh Hanabilah aur Imam Shafi'i رحمه الله ke ek qoul ke mutabiq, oont ka gosht khane se Wudhu toot jata hai. Un ka moqif hai ke oont ke gosht ke liye shari'at mein ek khaas hukm hai, aur is ko doosre goshton par qiyas nahi kiya ja sakta.

Daleel: Hazrat Jabir bin Samura رضي الله عنه se riwayat hai ke ek shakhs ne Nabi Kareem ﷺ se poocha: "Kya hum bakri ka gosht kha kar Wudhu karein?" Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Agar tum chaho to Wudhu karo, aur agar na chaho to na karo." Phir is shakhs ne poocha: "Kya hum oont ka gosht kha kar Wudhu karein?" Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Haan, oont ka gosht khane se Wudhu karo."

Is hadees se waazeh hota hai ke Nabi Kareem ﷺ ne oont ke gosht ko doosre goshton se alag kar ke Wudhu karne ka hukm diya hai. Fuqaha Hanabila is hadees ko oont ke gosht ke Wudhu ko naaqiz hone ki waazeh daleel mante hain.

Daleel:Hazrat Bara bin Aazib رضي الله عنه se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne oont ke gosht ke mutaliq farmaya:
"Oont ke gosht se Wudhu karo."

Is hadees mein bhi oont ke gosht ko makhsoos tor par Wudhu ke liye laazim qarar diya gaya hai, jis se sabit hota hai ke oont ke gosht ke asraat doosre goshton se mukhtalif hain.

Jumhoor Ulama Ka Jawab

Jumhoor ulama, jo oont ka gosht khane ko naaqiz-e-Wudhu nahi mante, in ahadees ke jawab mein kehte hain ke:

Lughwi Wudhu Ka Imkan

Baaz ulama ke nazdeek "Wudhu" se muraad is jagah haath dhona ya kuli karna hai, aur yahan shar'i Wudhu muraad nahi. Is liye, oont ke gosht ke baad kuli karna ya haath dhona muraad liya ja sakta hai, Wudhu ko nahi.

Hadees Ka Naasikh Aur Mansookh Hona

Jumhoor ulama kehte hain ke ibtida mein oont ka gosht khane ke baad Wudhu karne ka hukm tha, lekin baad mein Nabi Kareem ﷺ ne aag par paki hui cheezon se Wudhu karna chhod diya, jis mein oont ka gosht bhi shamil hai. Un ke nazdeek yeh baad ki riwayat hain aur pehle ahkaam ko mansookh samjha jata hai.

Raajih Qoul

Raajih qoul ke mutabiq, fiqh Hanabilah aur Imam Shafi'i رحمه الله ka yeh qoul raajih mana jata hai ke oont ka gosht khane se Wudhu toot jata hai. Is ki wajah yeh hai ke oont ke gosht ke baare mein khaas tor par ahadees mein Wudhu karne ka hukm aaya hai, aur Nabi Kareem ﷺ ne is gosht ko doosre goshton se mukhtalif qarar diya hai.